لے کے ایک قافلہ غمزدہ سارباں چل رہا ہے
راہ پرخار پر بیکس و ناتواں چل رہا ہے

زنجیر اور دست لاغر کہاں گردن میں ڈالا ہے طوق گراں
پہنائی ہیں پاؤں میں بیڑیاں زخموں سے چھالوں کے ہیں خوں رواں
کر کے شکر خدا دین کا پاسباں چل رہا ہے

جن کے وسیلہ سے مشکل ٹلے باندھے ہیں ان کے رسن میں گلے
لوٹا انھیں ، ان کے خیمے جلے نازوں میں کل آل احمد پلے
آج وہ در بدر دشت میں کارواں چل رہا ہے

شبیر تو بے کفن رہ گئے لاشیں سبھی بے دفن رہ گئے
پامال تشنہ دہن رہ گئے رن میں شہیدوں کے تن رہ گئے
اور افسوس سر سب کا نوکِ سناں چل رہا ہے

عباس جیسے سہارے گئے عون و محمد سے پیارے گئے
برچھی سے اکبر بھی مارے گئے اصغر لحد میں اتارے گئے

پھول جو بچ گئے لے کے وہ باغباں چل رہا ہے

بول اے سکینہ اب آئیگا کون سینہ پے تجھکو سلائے گا کون
دریا سے اب پانی لائے گا کون چھینیگے دُر تو بچائے گا کون

غم نہ کر، غم نہ کر، ساتھ بھائی یہاں چل رہا ہے

بانو گلے سے لگائے کسے اور گود میں اب سلائے کسے
جھولا ہے خالی جھلائے کسے راتوں کو لوری سنائے کسے

کیا ہے اصغر نہیں ساتھ جھولا تو ماں چل رہا ہے

زینب ابھی ملک شام آئیگا رنج و الم گام گام آئیگا
ظالم کا دربار عام آئیگا زینب کو لاؤ پیام آئیگا

سوچتے سوچتے یہ امام زماں چل رہا ہے

جیسے تھے مولی برہان الھدی ہیں سیف دیں ویسے ہی باخدا
سو جاں سے ان پر حسامی فدا رکھنا سلامت انہیں رب سدا

قافلہ بالیقیں ان کا سوئے جناں چل رہا ہے